أَطيَبُ الشِّيَمِ

مِن

خُلُقِ سَيِّدِ العَرَبِ وَالعَجَمِ ﷺ

(خُلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل ﷺ)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

FMRi

أُطَيبُ الشِّيَم

مِن

خُلُقِ سَيِّدِ العَرَبِ وَالعَجَم ﷺ

(خُلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل ﷺ)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

FMRi

جملہ حقوق بحقِ اِدارہ محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج	:	اَجمل علی مجددی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ[Research.com.pk]
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر1	:	نومبر 2019ء [1,100-پاکستان]
اِشاعت نمبر2	:	نومبر 2019ء [1,100-اِنڈیا]
قیمت	:	-/170روپے

FMRi

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف و تالیفات اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

☆ حرفِ آغاز 9

۱۔ حقیقتِ اَخلاق: اِنسانی رویوں کے تناظر میں 10

۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی خلقت میں ہی اَخلاق حسنہ ودیعت کر دیے جاتے ہیں 11

۳۔ حضور ﷺ خُلقِ عظیم کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں 14

۴۔ حضور کے ﷺ جملہ اَوصاف واَخلاق سراپائے قرآن ہیں 14

۵۔ حضور ﷺ کی ذاتِ اَقدس کو جملہ اَخلاقِ الٰہیہ سے مزیّن کر دیا گیا تھا 15

۶۔ حضور ﷺ کے بعض اَخلاق واَوصاف کا علم صرف عرفاء وکاملین کو ہے 19

۷۔ آپ ﷺ کا خلقِ عظیم سراسر رحمت ہے 20

۸۔ حضور ﷺ کا اُمت کو عمدہ اَخلاق اختیار کرنے کا حکم فرمانا 23

☆ كَانَ خُلُقُ النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ 28

(سارا قرآن حضور نبی اکرم ﷺ کا اَخلاق ہے)

☆ وَصْفُ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ 36

(حضور ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ کا حسین تذکرہ)

☆ المصادر والمراجع 91

FMRi

FMRi

حرفِ آغاز

خُلق کا لفظ لغت میں طبیعت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ خُلق بندگی کے سب سے بڑے خصائص میں سے ہے، جو لوگوں کے جواہر کو ظاہر کرتا ہے۔ خُلق کی جمع اَخلاق ہے۔ اخلاق کے اچھا یا بُرا ہونے کی بنا پر انسان کے اچھا یا بُرا ہونے کا تعیّن ہوتا ہے، کیونکہ ظاہراً تو ہر انسان یکساں طور پر اپنی خِلقت کے لباس میں مستور ہوتا ہے، لیکن وہ مشہور اپنے اَخلاق کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةً وَبَاطِنَةً﴾ [لقمان، ۳۱/ ۲۰]

”اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔“

کہا گیا ہے کہ یہاں ظاہر سے مراد جسمانی ساخت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ﴾ [الحجر، ۱۵/ ۲۹].

”پھر جب میں اس کی (ظاہری) تشکیل کو کامل طور پر درست حالت میں لا چکوں۔“

اور باطن سے مراد اخلاق کا درست ہونا ہے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى﴾[الحجر، ۱۵/ ۲۹]

”اور اس پیکر (بشری کے باطن) میں اپنی (نورانی) روح پھونک دوں۔“

یوں کسی بھی انسان کی پہچان اُس کے اخلاق ہوتے ہیں، ذیل میں ہم اَخلاق حسنہ کی حقیقت اور حضور نبی اکرم ﷺ کے خُلقِ عظیم پر چند صفحات سپردِ قلم کریں گے، تاکہ حضور ﷺ کے خُلق کی عظمت واضح ہو جائے۔

ا۔ حقیقتِ اَخلاق: اِنسانی رویوں کے تناظر میں

اِنسان کے اندر دو قسم کی خاصیتیں اور صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ کچھ خوبیاں اُس کے مزاج کا حصہ ہوتی ہیں۔ اُنہیں اَحوالِ طبعیہ کہتے ہیں، مثلاً: غصے یا کسی پریشانی میں ایک ہیجان اور اضطراب کا پیدا ہو جانا، اچھی بات پر مسکرا کر خوش ہو جانا اور کسی پریشان کن بات پر غم زدہ ہو جانا۔ اِس قسم کے اَحوال ہم سب کی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں۔ اِن احوال کو طبعی اَحوال کہتے ہیں اور یہ اَخلاق نہیں ہیں بلکہ اَخلاق کا تعلق اَحوالِ عادیہ سے ہے۔ اگر انسان اپنے اوپر جبر کر کے بھلائی، اچھائی اور نیکی کا کوئی کام کرے تو اس کیفیت میں انجام پانے والے نیک کاموں کو بھی اَخلاق نہیں کہتے یعنی وہ انسانی خُلق نہیں ہیں۔ خُلق تب بنتا ہے جب بندے کے نفس کے اندر ایک ایسی صلاحیت پیدا ہو جائے جو اُس کے لیے نیکی کے کام کرنا مرغوب اور آسان کر دے، وہ لوگوں کے ساتھ خیر اور بھلائی کے اعمال سہولت اور شوق کے ساتھ انجام دے سکے۔ اگر نفس کے اندر ایسی خوبی پیدا ہو جائے جس کے باعث دوسرے لوگوں کے ساتھ نیکی، بھلائی، عفو و درگزر اور احسان واکرام کا طرزِ عمل اپنانا نہایت آسان اور خوش گوار ہو جائے اور ان اُمور کی انجام دہی میں نہ ہی تکلف سے کام لینا پڑے اور نہ ہی اس کی طبیعت پر بوجھ آئے تو اِسے اخلاق کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسروں کو عزت دینے، کمزور کی مدد کرنے اور دوسرے کے دکھ درد مٹانے کے عمل میں بھی اُسے کوئی دقت پیش نہ آئے، بلکہ اُس کی طبیعت میں ہی نیکی کی رغبت اور میلان ایک فطری جذبہ کے طور پر موجزن ہو جائے اور پھر اُس میں ایسی مضبوطی، استقامت اور دوام آ جائے کہ

حالات کے تغیرات بھی اس میں کمی نہ آنے دیں تو ایسی نفسی صفت کو اَخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کی خلقت میں ہی اَخلاق حسنہ ودیعت کر دیے جاتے ہیں

اَخلاق حسنہ کے دو پہلو ہیں: اِکتسابی اور جبلی۔ خُلقِ حسن کی صلاحیت بندے میں پیدائشی بھی ہوتی ہے اور اِکتسابی بھی۔ اکتسابی پہلو کا معنی یہ ہے کہ بندہ محنت، ریاضت اور مجاہدہ کے ذریعے زندگی میں اخلاق حسنہ کو حاصل بھی کرتا ہے اور موجود اَخلاق کو ترقی بھی دیتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کے لیے حسنِ خُلق کی یہی صلاحیت اُن کی جبلّت اور طبیعت میں پیدائشی طور پر ودیعت فرما دیتا ہے۔ سو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی سے پیدائش کے دن سے لے کر اعلان نبوت تک بھی خلافِ اَخلاق کوئی کام صادر نہیں ہو سکتا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ اعلانِ نبوت سے قبل بھی جھوٹ، بخل، کنجوسی، ظلم وجبر اور ہر قسم کی بد خُلقی سے پاک ہوتے ہیں۔ اُن کا چہرہ ہمیشہ تبسم ریز رہتا ہے، وہ طہارت، صداقت، امانت، دیانت اور احسان وسخاوت کے پیکر اتم ہوتے ہیں۔ اِنسان اُن سے مل کر فرحت محسوس کرتا ہے، وہ ہر ایک سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے نفرت نہیں کرتے۔ الغرض! اللہ تعالیٰ نے جس کو نبی بنانا ہوتا ہے اُس کے نفس میں اَزل سے ہی یہ ساری خوبیاں ودیعت فرما دیتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد نچلے درجے میں یہی خوبیاں اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے اندر بھی پیدا فرما دیتا ہے۔ اولیاء وصالحین اپنی محنت وریاضت اور مجاہدہ و عبادت سے اپنی زندگی میں ان کو ترقی دیتے رہتے ہیں اور کمال تک پہنچتے ہیں۔

۱۔ ایک حدیث مبارک میں حُسنِ اَخلاق کو نبوت کا چوبیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سرجس المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»(١).

”اچھی سیرت، تحمل، وقار اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔“

اِس کا مطلب یہ ہے کہ اَخلاقِ حسنہ اَنبیاء کرام علیہم السلام کے خصائل اور فضائل میں سے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد جس خوش نصیب انسان کو اَخلاق کی خوبیاں نصیب ہو گئیں گویا اُس نے براہِ راست نبوت کا فیض پا لیا۔

۲۔ امام مسلم نے ”الصحیح“ کی ”کتاب الایمان“ میں اور امام ترمذی نے ”السنن“ کی ”کتاب البر والصلہ“ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مبارک روایت کی ہے۔ اِسے حدیث الأشج بھی کہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وفدِ عبد القیس کے سردار (جن کا نام منذر تھا) سے فرمایا:

إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ، وَالْأَنَاةُ(٢).

”تمہارے اندر دو خوبیاں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے: ایک حلم

---

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في التأني والعجلة، ٤/ ٣٦٦، الرقم/ ٢٠١٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ٤٠٤، الرقم/ ٣٧٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٢/ ٣٣٦، الرقم/ ١١٠٥.

(٢) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله ﷺ وشرائع الدين والدعاء إليه والسؤال عنه، ١/ ٤٨، الرقم/ ١٧-١٨، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في التأني والعجلة، ٤/ ٣٦٦، الرقم/ ٢٠١١، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ١٨١، الرقم/ ٧٢٠٤.

اور بردباری اور دوسری نرمی و ملاطفت۔“

”سنن ابن ماجہ“ میں ہے کہ جب اُس صحابی نے یہ سنا تو آپ ﷺ سے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللهِ، أَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ، أَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِي؟

”یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ یہ صفات میری خِلقت میں تھیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ(٣).

”بلکہ یہ صفات تمہارے اندر پیدائشی ہیں۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری خلقت میں اِن خوبیوں کا بیج رکھ دیا تھا اور تم نے محنت سے ان کو مزید ترقی دے دی، اس طرح تمہاری سیرت اور اَخلاق اِن خوبیوں کے ساتھ منور ہو گئے ہیں۔

مذکورہ حدیث مبارک سے ائمہ کرام نے یہ نکتہ اخذ کیا ہے کہ اَخلاق جبلی بھی ہوتے ہیں اور کسبی بھی۔ اللہ تعالیٰ نے نیکی اور بھلائی کے بیج ہر طبیعت میں رکھے ہوتے ہیں، مزید محنت سے اِنسان کی سیرت اچھے اخلاق کے ساتھ روشن اور مزین ہو جاتی ہے۔ اگر انسان محنت و ریاضت کرے تو بری صفات اور برے اخلاق دور ہو سکتے ہیں یا کم ہو سکتے ہیں، اگر برے اخلاق کا علاج ممکن نہ ہوتا تو تعلیمِ اَخلاق، ریاضت اور مجاہدہ سب بے مقصد ہوتے۔

---

(٣) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الحلم، ٢/ ١٤٠١، الرقم/ ٤١٨٧.

٣۔ حضور ﷺ خُلقِ عظیم کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں

اللہ رب العزت نے حضور ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم، ٦٨/ ٤]

''اور بے شک آپ خُلقِ عظیم کے (اعلیٰ) مرتبے پر فائز ہیں٥''

خالقِ کائنات کا اپنے حبیب مکرم ﷺ کے مرتبہ اخلاق کو عظیم کہنا بہت اہم ہے۔ اس ارشادِ الٰہی کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے شمائل و خصائل، اخلاق و آداب اور عادات و اَطوار سب اعلیٰ اور عظیم تر ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کی زندگی میں کسی جہت سے بھی کوئی نقص یا کمی نہیں ہے، گویا آپ ﷺ کی عظمت اور کمال ہمہ پہلو اور ہمہ جہت ہے اور آپ ﷺ کے جملہ اَخلاق و اَصاف منتہاے کمال پر ہیں۔

٤۔ حضور کے ﷺ جملہ اَوصاف و اَخلاق سراپائے قرآن ہیں

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک صحابی نے سوال کیا کہ حضور علیہ السلام کے اَخلاق کیسے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا تو نے قرآن نے نہیں پڑھا؟ اُس نے کہا: میں نے پڑھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ(٤).

''سارا قرآن (یعنی اُس کی ہر آیت) حضور ﷺ کا اَخلاق ہے۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دراصل بتانا یہ چاہتی تھیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاق کی کوئی حد نہیں: نہ وُسعت میں، نہ بلندی میں۔ جیسے قرآن اللہ کا کلام ہے اور اُس کے معانی

---

(٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٩١، الرقم/ ١٤٦٤٥.

و معارف کی کوئی حد نہیں ہے، اُسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاق واوصاف کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔ ہر عالم، عارف، مفسر، محدث، فقیہ اور مفکر جب قرآن مجید کی آیات بار بار پڑھتا ہے تو ہر بار اس پر ہر آیت کا ایک نیا معنی منکشف ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے علماء و عرفاء نے ایک ایک آیت کے کئی کئی معانی بیان کیے ہیں۔

ساڑھے چودہ سَو سال گزر گئے لیکن قرآن مجید کے معانی ختم نہیں ہوئے کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کی کوئی حد نہیں، اِسی طرح اُس کے کلام کے معانی اور معارف کی بھی کوئی حد نہیں۔ قیامت تک اہل علم جب بھی قرآن مجید کی کسی آیت کو پڑھیں گے ان پر نئے سے نئے معانی منکشف ہوتے رہیں گے۔ یہی بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت فرمائی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کے معانی کی حد نہیں ہے اِسی طرح حضور ﷺ کے اَخلاق و کمالات کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

۵۔ حضور ﷺ کی ذاتِ اَقدس کو جملہ اَخلاقِ اِلٰہیہ سے مزیّن کر دیا گیا تھا

حضور نبی اکرم ﷺ کا کائنات میں ظہور پیکرِ بشری میں ہوا۔ آپ ﷺ کے نفس مبارک کے مزکیٰ و مصفیٰ اور باکمال ہونے کے باوجود اس میں بشری صفات موجود تھیں۔ اس حقیقت کی بنا پر اگر کوئی سوال کرے کہ بشری صفات کے ساتھ آپ ﷺ کے اَخلاق مبارکہ، خُلقِ عظیم اور اَخلاق اِلہیہ کیسے بن گئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ان بشری صفات پر اپنی صفاتِ اُلوہیت کا رنگ چڑھا دیا تھا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات اُتاریں، ہر آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک صفت اُتاری۔ جیسے جیسے آیات کا نزول ہوتا گیا، حضور نبی اکرم ﷺ سے بشری اَخلاق کا پَرتَو اُترتا گیا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ چڑھتا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی نازل ہونے والی ایک ایک صفت نے ایک ایک بشری خُلق کو الگ کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی نئی صفت اور خُلق اُترا تو بشری خُلق آپ کی ذات سے الگ

ہو گیا۔ پھر نیا خُلق اُترا تو سابقہ بشری خُلق جدا ہو گیا۔ جب سارا قرآن نازل ہو چکا تو حضور ﷺ کے بشری اَخلاق میں سے کچھ بھی نہ بچا تھا، اَب جسم مصطفیٰ ﷺ کا تھا مگر اَخلاق خدا کا تھا۔ یوں آپ ﷺ پر نہ صرف اَخلاقِ الٰہیہ کے سارے رنگ چڑھ گئے بلکہ بشری خُلق اور طبعی خصائص بھی بدل گئے۔ اس کے بعد جو کبھی کبھی بشری صفتوں کا ظہور ہوتا تھا تو وہ اُمت کی تعلیم، اِصلاح اور سنت کے اِجراء کے لیے ہوتا تھا۔

یوں جس طرح ۲۳ برس تک قرآن مجید کا نزول ہوتا رہا، قرآن مجید کی آیات سورتوں کی شکل اختیار کرتی رہیں، اُسی طرح اُن آیات کی صفات کا رنگ آقا ﷺ کی ذات اقدس اور نفس مبارک پر چڑھتا رہا اور آپ ﷺ کے انسانی اور بشری اوصاف زائل ہوتے رہے۔ جس طرح آیات منسوخ ہوتی ہیں، اسی طرح آپ ﷺ کے بشری خصائل بھی منسوخ ہوتے رہے اور صفات الٰہیہ ثبت ہوتی رہیں۔ اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے خاص رحمتِ الٰہیہ کا اِظہار تھا کہ مختلف بشری صفات کے ظہور کے موقع پر مختلف اَوقات میں آیاتِ قرآنیہ کا نزول ہوا، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِۦ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَٰهُ تَرْتِيلًا﴾ [الفرقان، ۲۵/ ۳۲]

”یوں (تھوڑا تھوڑا کر کے اسے) تدریجاً اس لیے اتارا گیا ہے تاکہ ہم اس سے آپ کے قلبِ (اَطہر) کو قوت بخشیں اور (اسی وجہ سے) ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے (تاکہ آپ کو ہمارے پیغام کے ذریعے بار بار سکونِ قلب ملتا رہے)o“

الغرض جب سورۃ المائدۃ کی اِس آیت مبارکہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(٥) کا نزول ہوا تو نبی محتشم ﷺ کے سارے بشری اوصاف ختم ہو گئے تھے اور قرآنی صفات آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں جذب اور راسخ ہو چکی تھیں۔

گویا نزولِ قرآن کی تکمیل کے ساتھ آپ ﷺ کے جملہ اوصاف، کمالات اور اخلاق وعادات قرآنی آیات میں ڈھل گئے تھے۔ یوں حضور نبی اکرم ﷺ مجسمِ قرآن بن گئے تھے۔ اب بات واضح ہوگئی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیوں یہ فرمایا تھا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ(٦).

''سارا قرآن (یعنی اُس کی ہر آیت) حضور ﷺ کا اَخلاق ہے۔''

اس فرمان کی وضاحت میں شیخ شہاب الدین سہروردی نے ''عوارف المعارف'' میں لکھا ہے:

''در حقیقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کہنا چاہتی تھیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاق اللہ تعالیٰ کے اَخلاق تھے یعنی اَخلاقِ محمدی دراصل اَخلاقِ اِلٰہیہ تھے۔ لیکن بارگاہ صمدیت اور بارگاہ اُلوہیت کے احترام میں یہ نہیں کہا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اَخلاق سے متخلق ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے کلام کا نام لے لیا۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام حقیقت میں متکلم کی صفت ہوتا ہے۔ سارا قرآن اللہ تعالیٰ کے کلمات ہیں اور یوں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ لہٰذا بجائے یہ کہنے کہ حضور ﷺ کے اَخلاق اللہ کے اَخلاق تھے، اُنہوں نے اللہ

---

(٥) ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔''

(٦) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٩١، الرقم/ ١٤٦٤٥.

تعالیٰ کے کلام کا نام لے کر ادبِ اُلوہیت بھی برقرار رکھا اور عظمت و رفعتِ محمدی ﷺ بھی بیان کردی۔"(۷)

اخلاقِ الٰہیہ کی تعریف میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے "تلقیح الأذهان ومفتاح معرفة الإنسان"(۸) میں، امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" میں(۹) اور شیخ اسماعیل حقی(۱۰) نے سورۃ الذاریات کی آیت نمبر ۱۹ کی تفسیر میں بیان کیا ہے:

إِنَّ لِلَّهِ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّيْنَ خُلُقًا، مَنْ لَقِيَهُ بِخُلُقٍ مِنْهَا مَعَ التَّوْحِيْدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

"اللہ تعالیٰ کے تین سو ساٹھ اخلاق ہیں۔ جو توحیدِ باری تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اِن میں سے ایک خُلق بھی اپنی زندگی میں داخل کرلے گا تو وہ جنت میں جائے گا۔"

جس طرح معروف اَسماء حسنیٰ ۹۹ ہیں، اُسی طرح اللہ تعالیٰ کے تین سو ساٹھ نمایاں اَخلاق ہیں۔ جو اِن میں سے ایمان اور توحید کے ساتھ ایک خُلق بھی اپنی زندگی میں داخل کرلے گا وہ جنت میں جائے گا۔

---

(٧) شهاب الدين السهروردي، عوارف المعارف/ ٢٤٣-٢٤٤.

(٨) ابن عربي، تلقيح الأذهان ومفتاح معرفة الإنسان (المخطوط)/ ٧٥ (مركز جمعة الماجد للثقافة والتراث، شارع صلاح الدين – دبي - الإمارات العربية المتحدة).

(٩) الغزالي، إحياء علوم الدين، ٤/ ٣٥٩.

(١٠) إسماعيل حقي، تفسير روح البيان، ٩/ ١٢٧.

علماء و عرفاء کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے یہ سارے اَخلاق کسی نبی اور رسول میں جمع نہیں ہوئے سوائے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذات مقدسہ کو اپنے جملہ اَخلاق کا مرقع بنا دیا تھا۔

٦۔ حضور ﷺ کے بعض اَخلاق و اَوصاف کا علم صرف عرفاء و کاملین کو ہے

حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاق وصفات اور کمالات کو قرآن سے تشبیہ دینے کا مطلب یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی آیات میں کچھ محکمات ہیں جن کا علم عوام و خواص سب کو ہے، لیکن کچھ متشابہات بھی ہیں جن کا علم صرف علماءِ راسخین اور خواص کے لیے ممکن ہے، اور کچھ حروفِ مقطعات ہیں جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے پاس ہے(١١)۔ اگر وہ کسی کو ان کے معانی کی خیرات سے نوازیں تو وہ اُسی قدر پائے گا، جتنا اُسے عطا کیا گیا ہے۔ یہی قرآنی شان حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اخلاق و اوصاف کو حاصل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ اَخلاق اور کمالات ایسے ہیں جو آیاتِ محکمات کی طرح ہر ایک کی سمجھ میں آ سکتے ہیں، گویا ان کی معرفت عوام و خواص سب کے لیے ممکن بھی ہے اور واقع بھی، جب کہ آپ ﷺ کے کچھ اَخلاق اور صفات ایسی ہیں جو صرف عرفاء و کاملین کے علم میں آئی ہیں اور عامۃ الناس کو ان کا ادراک نہیں ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے کچھ اوصاف و کمالات حروف مقطعات کی طرح ہیں جن کا علم اور معرفت صرف اللہ رب العزت اور حضور نبی اکرم ﷺ

---

(١١) حروفِ مقطعات کے اَسرار و رموز کی بابت تفصیلات جاننے کے لیے راقم کی تصنیف "حروفِ مقطعات کا قرآنی فلسفہ" ملاحظہ فرمائیں۔ اِس کتاب کا عربی ترجمہ بھی ((فلسفة الحروف المقطعة: تفسير الـمّ نموذجا)) کے عنوان سے موجود ہے۔

کے پاس ہے یا اُنہیں ہے جنہیں ان کے معانی کی خیرات عطا کی گئی ہے۔ لہٰذا اِن اَوصاف و کمالات کا اِنکار فقط وہی لوگ کرتے ہیں جن کو ان کی حقیقت کا علم نہیں ہے۔

۷۔ آپ ﷺ کا خلقِ عظیم سراسر رحمت ہے

اَخلاقِ الٰہیہ سے متصف اور مزین ہو جانے کے باعث حضور نبی اکرم ﷺ کی زندگی ہر قسم کی انسانی اور نفسانی کمزوریوں سے کلیتاً پاک تھی کیونکہ آپ ﷺ کے خلق کا ہر پہلو اُلوہی اخلاق کا آئینہ دار تھا۔ اِس لیے اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کو سراپا رحمت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ﴾ [الأنبياء، ٢١/ ١٠٧]

”اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo“

ایک موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ نے خود فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً(١٢).

”بے شک میں سراسر رحمت کے طور پر مبعوث کیا گیا ہوں۔“

آپ ﷺ کا سراسر رحمت ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف اہل ایمان بلکہ غیر مسلموں کے لیے بھی رحمت تھے، اور آپ ﷺ کی صفتِ رحمت اِس فرمان الٰہی -

(١٢) أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/ ٣٥، الرقم/ ٦١٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٢٢٣، الرقم/ ٢٩٨١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٤٤، الرقم/ ١٤٠٣.

﴿وَرَحۡمَتِي وَسِعَتۡ كُلَّ شَيۡءٍ﴾ [الأعراف، ٧/ ١٥٦] - کی آئینہ دار تھی۔ اسی طرح آپ ﷺ کی صفتِ رحمت بھی ساری کائنات پر محیط اور غیر محدود طور پر وسیع تھی، جس سے مخلوق کا ہر طبقہ فیض یاب ہوتا تھا، ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا، بلکہ اختتامِ قیامت تک تمام اُمتیں بھی اس چشمۂ رحمت سے اپنی تشنگی مٹاتی رہیں گی۔

آپ ﷺ کے حلم، بردباری، عفو و درگزر، رحمت و شفقت اور اَخلاقِ کریمانہ کا عالم یہ تھا کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف سے کسی ایذا اور تکلیف پر کبھی بد دعا نہیں کی۔ جنگِ اُحد میں جب آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا، دندان مبارک شہید ہو گئے، آپ ﷺ ایک غار میں تشریف لے گئے حتیٰ کہ لوگوں نے سمجھا کہ آپ ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ اُس کربناک حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِن کے لیے بد دعا فرما دیں، لیکن آپ ﷺ نے اُس وقت بھی ان کے لیے درج ذیل الفاظ میں دعا کی:

اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ(١٣).

”اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دے۔ اِنہیں سمجھ نہیں ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

اَللّٰهُمَّ، اهْدِ قَوْمِي(١٤).

”اے اللہ! میری قوم کو ہدایت عطا فرما۔“

(١٣) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/ ١٢٨٢، الرقم/ ٣٢٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٥٣، الرقم/ ٤٣٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٦٢، الرقم/ ٥٨٦٢.

(١٤) أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/ ١٤.

FMRi

اِتنا عظیم ظرف کسی انسان کا نہیں ہو سکتا، بلکہ یہ صرف اَخلاقِ الٰہیہ کا پَرتَو تھا کیونکہ اَخلاقِ محمدی قرآنی آیات کا روپ دھار چکا تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کفار و مشرکین کو بھی یکساں رزق دیتا ہے، وہ بیمار ہوں تو اُن کو شفا دیتا ہے اور اُن کی ہر حاجت پوری کرتا ہے، جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے اُن کو بھی دیتا ہے اور کسی کے کفر و شرک سے ناراض ہو کر اس سے اپنا رزق نہیں روکتا۔ باری تعالیٰ کی یہی اُلوہی صفت خلق محمدی کی صورت میں ظاہر ہو گئی تھی۔

یہ آپ ﷺ کا خلق عظیم تھا کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر حملہ ہوتا تو اُس کو برداشت کرتے، انتقام نہ لیتے، حلم اور بردباری کا مظاہرہ فرماتے۔ مگر دینِ حق پر یا مظلوم اور کمزور پر حملہ ہوتا تو اس صورت میں آپ ﷺ معاف نہ کرتے بلکہ مظلوم کے لیے انتقام لیتے۔

صفاتِ الٰہیہ کی تجلیات کی بدولت رسول اللہ ﷺ ہمہ وقت نرم رُو، نرم خُو، اور نرم جُو تھے۔ آپ ﷺ نہ تُند خُو تھے اور نہ سخت دل تھے۔ آپ ﷺ نہ درشت انداز سے آواز بلند فرماتے اور نہ کبھی تلخ کلامی فرماتے۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کی شان اقدس میں فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا رَحۡمَةٖ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمۡۖ وَلَوۡ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلۡقَلۡبِ لَٱنفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَۖ فَٱعۡفُ عَنۡهُمۡ وَٱسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ﴾ [آل عمران، ۳/ ۱۵۹]

”(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُند خُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے (اسی طرح) درگزر فرماتے رہیں اور ان کے لیے بخشش مانگتے رہیںo“

علاوہ ازیں یہ آیت کریمہ بھی آپ ﷺ کی شان رحمت کو خوب اُجاگر کرتی ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبة، ٩/ ١٢٨]

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

۸۔ حضور ﷺ کا اُمت کو عمدہ اَخلاق اختیار کرنے کا حکم فرمانا

اخلاقِ حسنہ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر حضور ﷺ نے تمام اُمت کو عمدہ اخلاق اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۔ حضرت ابو ذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ارشاد فرمایا:

إِتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ(١٥).

(١٥) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٥٣، الرقم/ ٢١٣٩٢، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معاشرة الناس، ٤/ ٣٥٥، الرقم/ ١٩٨٧، والدارمي في السنن، ٢/ ٤١٥، الرقم/ ٢٧٩١، والبزار في

”تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اَخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔“

۲۔ آپ ﷺ نے عمدہ اخلاق رکھنے والے افراد کو روزِ قیامت اپنی قربت اور سنگت کی خوشخبری سنائی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا(١٦).

”قیامت کے دن تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔“

۳۔ جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن خلق اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس سے متصف افراد کی تحسین فرمائی ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے بد خلقی کی مذمت فرمائی ہے اور اس سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

المسند، ٩/ ٤١٦، الرقم/ ٤٠٢٢، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٢١، الرقم/ ١٧٨.

(١٦) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٨٥، الرقم/ ٦٧٣٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معالي الأخلاق، ٤/ ٣٧٠، الرقم/ ٢٠١٨، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٢٣٥، ٢٣١، الرقم/ ٤٨٥، ٤٨٢.

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ يُذِيْبُ الْخَطَايَا كَمَا يُذِيْبُ الْمَاءُ الْجَلِيْدَ، وَالْخُلُقُ السُّوْءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ(١٧).

”حسنِ خلق گناہوں کو ایسے پگھلا دیتا ہے جیسے پانی برف کو پگھلا دیتا ہے، بد خلقی نیک اعمال کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو تباہ کر دیتا ہے۔“

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

اَلشُّؤْمُ سُوءُ الْخُلُقِ(١٨).

”بد بختی حقیقت میں بد اَخلاقی ہے۔“

۵۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے حسنِ خلق طلب کرتے تھے۔ ”مسند احمد بن حنبل“ اور ”صحیح ابن حبان“ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ، أَحْسَنْتَ خَلْقِي، فَأَحْسِنْ خُلُقِي(١٩).

---

(١٧) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٣١٩، الرقم/ ١٠٧٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٢٤٧، الرقم/ ٨٠٣٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٢٠٠، الرقم/ ٢٩٩١.

(١٨) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٨٥، الرقم/ ٢٤٥٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣٣٤، الرقم/ ٤٣٦٠.

(١٩) أخرجه أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٠٣، الرقم/ ٣٨٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٢٣٩، الرقم/ ٩٥٩، وأبو يعلى في المسند، ٩/ ٩، الرقم/ ٥٠٧٥، والطيالسي في المسند/ ٤٩، الرقم/ ٣٧٤.

FMRi

”اے اللہ ! (جس طرح) تو نے میری شکل و صورت کو خوبصورت بنایا ہے، (اُسی طرح) میرے اَخلاق بھی خوبصورت بنا دے۔“

آپ ﷺ کے اَخلاق تو پہلے ہی نہایت خوبصورت اور عالی شان تھے۔ بارگاہ الٰہی میں اس دعا کا مطلب اظہارِ بندگی، اِزدیادِ خیر اور تعلیم اُمت ہے۔ اس سے اُمت کو یہ سمجھانا بھی مقصود ہے کہ اگر طبیعت، صلاحیت، مزاج اور اخلاق میں پہلے سے اچھائی اور عمدگی موجود ہو، تب بھی انسان اس سے بے فکر اور بے نیاز نہ ہو؛ بلکہ اُس کی حفاظت بھی کرے، اُس کو مزید ترقی دینے کی ریاضت بھی کرے اور ساتھ ہی اس نعمت کے دوام اور اضافے کے لیے بارگاہ الٰہی میں لجاجت و اِلتجا بھی کرتا رہے۔

٦۔ اسی طرح آپ ﷺ بُرے اخلاق سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرماتے تھے۔ حالانکہ اُن کا آپ ﷺ کے قریب سے گزر بھی ممکن نہ تھا۔ یہ فقط تعلیم اُمت کے لیے تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی یہ دعا روایت کرتے ہیں:

اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ(٢٠).

”اے اللہ! میں بدبختی، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ جس طرح جسمانی کمزوریوں اور عوارض کے لیے علاج ضروری ہوتا ہے، اُسی طرح انسان کی اخلاقی اور روحانی کمزوریوں اور بیماریوں کے لیے بھی علاج

(٢٠) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب سجود القرآن، باب في الاستعاذة، ٢/ ٩١، الرقم/ ١٥٤٦، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الأخلاق، ٨/ ٢٦، الرقم/ ٥٤٧١.

درکار ہوتا ہے۔ وہ علاج کبھی ریاضت اور مجاہدہ کے طریق سے میسر آتا ہے اور کبھی اچھی صحبت اور مطالعہ کے طریق سے میسر آتا ہے۔ مگر اس علاج کا تمام تر مدار حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ، اَوصافِ حمیدہ اور مواعظِ جمیلہ سے اِکتسابِ فیض پر ہے۔ اس مقصد کے لیے کتب کے مطالعہ سے اُن کا علم حاصل کرنا اور صلحاء و اولیاء کی صحبت و تربیت کے ذریعے اُن کا ادب اور سلیقہ حاصل کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔ تب جا کر عمدہ اخلاق اور اعلیٰ آداب زندگی کا حصہ بنتے ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے اِنہی اَخلاقِ حسنہ اور آدابِ جمیلہ کا اِجمالی تذکرہ آئندہ صفحات میں نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے، تاکہ ہم آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ان مبارک گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے اخلاق اور سیرت و کردار کو سنوار سکیں۔

باری تعالیٰ ہمیں اَخلاقِ سیئہ سے بچنے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے عطا کردہ اَخلاقِ حسنہ کو اپنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ [آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ]

العبد الضعیف

(محمد طاہر القادری)

8 ربیع الاوّل 1441ء

كَانَ خُلُقُ النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ

١. عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ ؓ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ(٢١).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٢. عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ؓ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ(٢٢).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْخَلْقِ.

٣. عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ ؓ، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، مَا كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ. تَقْرَؤُونَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: اقْرَأْ: ﴿قَدۡ أَفۡلَحَ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ﴾. قَالَ

---

(٢١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، ١/ ٥١٢، الرقم/ ٧٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٥٣، الرقم/ ٢٤٣١٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب صلاة الليل، ٢/ ٤٠، الرقم/ ١٣٤٢، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب قيام الليل، ٣/ ١٩٩، الرقم/ ١٦٠١.

(٢٢) أخرجه البخاري في خلق أفعال العباد/ ٨٧.

FMRi

سارا قرآن حضور نبی اکرم ﷺ کا اَخلاق ہے

۱۔ سعد بن ہشام بن عامر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اے اُم المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتلائیے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا خلق قرآن ہی تو ہے۔

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۔ سعد بن ہشام سے ہی مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا خلق قرآن ہے۔

اِسے امام بخاری نے 'خلق افعال العباد' میں روایت کیا ہے۔

۳۔ یزید بن بابنوس بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی ہے۔ کیا تم نے سورۃ المومنون نہیں پڑھی؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پڑھو! 'بے شک ایمان والے مراد پا گئے۔' یزید کہتے ہیں:

يَزِيْدُ: فَقَرَأْتُ ﴿قَدْ أَفْلَحَ ٱلْمُؤْمِنُونَ﴾ إِلَى ﴿لِفُرُوجِهِمْ حَٰفِظُونَ﴾ [المومنون، ٢٣/ ١-٥]. قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(٢٣).

٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ ﵂، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبِرِينِي بِخُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَوْلَ اللهِ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾؟ قُلْتُ: فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَبَتَّلَ. قَالَتْ: لَا تَفْعَلْ، أَمَا تَقْرَأُ: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. فَقَدْ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ وُلِدَ لَهُ(٢٤).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ.

٥. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﵁، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ﵂ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، يَرْضَى لِرِضَاهُ، وَيَسْخَطُ لِسَخَطِهِ(٢٥).

(٢٣) أخرجه البخاري في الأدب المفرد/ ١١٥، الرقم/ ٣٠٨.

(٢٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٩١، ١٦٣، ٢١٦، الرقم/ ٢٤٦٤٥، ٢٥٣٤١، ٢٥٨٥٥، والطحاوي فى شرح مشكل الآثار، ١١/ ٢٦٥-٢٦٦، الرقم/ ٤٤٣٥.

(٢٥) أخرجه الفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/ ٣٠٦، والطحاوي فى شرح مشكل الآثار، ١١/ ٢٦٥، الرقم/ ٤٤٣٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٤،

میں نے ’بے شک ایمان والے مراد پا گئے‘ سے لے کر ’اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں‘ تک سورۃ المومنون پڑھی۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ سارے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق تھے۔

اِسے امام بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

۴۔ سعد بن ہشام بن عامر روایت کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اُم المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتلایئے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا اخلاق تو قرآن ہی ہے۔ کیا تم قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے ہو: ’اور بے شک آپ خُلقِ عظیم کے (اعلیٰ) مرتبے پر فائز ہیںo‘؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! میں چاہتا ہوں کہ میں ہر طرف سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے لَو لگا لوں۔ انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں! رہبانیت اختیار نہ کرو۔ کیا تم یہ نہیں پڑھتے: ’فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے‘؟ رسول اللہ ﷺ نے نکاح بھی فرمایا اور آپ ﷺ کی اولاد بھی ہوئی۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۵۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں استفسار کیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ آپ ﷺ اللہ کی رضا پر راضی ہوتے اور اس کی ناراضی پر خفا ہوتے۔

الرقم/ ۱۴۲۸، وأیضًا في دلائل النبوة، ۱/ ۳۰۹، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق، ۳/ ۳۸۲.

رَوَاهُ الْفَسَوِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﵁، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ﵂ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، يَغْضَبُ لِغَضَبِهِ، وَيَرْضَى لِرِضَاهُ(٢٦).

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٧. عَن أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ(٢٧).

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

٨. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﵁ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ(٢٨).

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: ﷺ إِنَّ اللهَ أَدَّبَنِي وَأَحْسَنَ أَدَبِي ثُمَّ أَمَرَنِي بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَقَالَ: ﴿خُذِ ٱلۡعَفۡوَ وَأۡمُرۡ بِٱلۡعُرۡفِ وَأَعۡرِضۡ

---

(٢٦) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٣٠، الرقم/ ٧٢.

(٢٧) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٨١، الرقم/ ٨٩٣٩، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٧٠، الرقم/ ٤٢٢١.

(٢٨) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١٩١، الرقم/ ٢٠٥٧١.

اِسے امام فسوی، طحاوی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں استفسار کیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔ آپ ﷺ اللہ کی کی ناراضی پر غضب ناک ہوتے اور اس کی رضا پر راضی ہوتے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے عمدہ اَخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

اِس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اعلیٰ اَخلاقی اقدار کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے اعلیٰ ادب سکھایا اور میرے ادب اور اخلاق و سیرت کو نہایت خوبصورت کیا، پھر مجھے اخلاق حسنہ کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: ’(اے حبیبِ مکرّم!) آپ درگزر فرمانا اختیار کریں، اور

عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ﴾. [الأعراف، ٧/ ١٩٩][٢٩].

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ وَالْقُشَيْرِيُّ وَالسَّمْعَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

FMRi

---

(٢٩) أخرجه السلمي في آداب الصحبة/ ١٢٤، الرقم/٢٠٨، والقشيري في الرسالة/ ٤٠٥، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/ ١.

بھلائی کا حکم دیتے رہیں اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔‘

اِسے امام سلمی اور قشیری نے جب کہ سمعانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

FMRi

وَصْفُ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

رَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ هَذَا الْحَدِيْثَ الآتِيَ بِاخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ وَبِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ وَهُوَ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ التَّمِيمِيَّ، وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَا أَشْتَهِي، أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ. ...

فَقَالَ:

١. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ(٣٠).

٢. سَهْلَ الْخُلُقِ(٣١).

---

(٣٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩٠، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩٠، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤،

FMRi

حضور ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ کا حسین تذکرہ

امام ترمذی نے الشمائل المحمدیة میں، طبرانی، ابن حبان اور بیہقی نے مذکورہ حدیث کو الفاظ کے معمولی فرق اور مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ التمیمی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ (سب سے بہتر) حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف مبارک کو بیان فرمانے والے تھے اور میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے لیے (حضور نبی اکرم ﷺ کی صورت و سیرت مبارکہ سے) کوئی ایسی شے بیان کریں کہ جسے میں دل میں بٹھالوں۔۔۔

(حضور ﷺ کے شمائل مبارکہ بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) اُنہوں نے فرمایا:

۱۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کشادہ روئی اور کھلتے مسکراتے چہرے کے ساتھ پیش آتے۔

۲۔ آپ ﷺ نرم خو تھے (یعنی ہمیشہ خوش خلقی سے آراستہ رہتے)۔

وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

٣. لَيِّنَ الْجَانِبِ(٣٢).

٤. لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيظٍ(٣٣).

٥. وَلَا صَخَّابٍ، وَلَا فَحَّاشٍ (٣٤).

٦. وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍّ(٣٥).

---

(٣٢) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩٠، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩٠-٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣٤) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣٥) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

FMRi

۳۔ آپ ﷺ نرم جُو تھے۔

۴۔ آپ ﷺ نہ تُند خُو تھے اور نہ سخت دل تھے۔

۵۔ آپ ﷺ درشت انداز سے آواز بلند نہ کرتے اور نہ کبھی بد کلامی فرماتے۔

۶۔ آپ ﷺ نہ عیب جُو تھے اور نہ بخیل تھے۔

١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

٧. يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي (٣٦).

٨. وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيْهِ(٣٧).

٩. وَلَا يَخِيْبُ فِيْهِ(٣٨).

١٠. قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ: (١) اَلْمِرَاءِ، (٢) وَالْإِكْثَارِ، (٣)وَمَا لَا يَعْنِيهِ(٣٩)

---

(٣٦) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣٧) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٣٩) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في

EMRI

۷۔ آپ ﷺ کو جس چیز کی طلب نہ ہوتی اُس سے صرفِ نظر فرماتے اور اُس طرف دیکھتے ہی نہ تھے۔

۸۔ آپ ﷺ سے عطا کی اُمید رکھنے والا کبھی مایوس نہ ہوتا۔

۹۔ نہ ہی کوئی آپ ﷺ کی بارگاہ سے نامراد ہوتا۔

۱۰۔ آپ ﷺ نے خود کو تین چیزوں سے ہمیشہ دور رکھا ہوا تھا:

(۱) لڑائی جھگڑے سے، (۲) کثرتِ مال و دولت سے اور (۳) بے مقصد باتوں سے

المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

١١. وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ: (١) لَا يَذُمُّ أَحَدًا، (٢) وَلَا يَعِيبُهُ، (٣) وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ(٤٠).

١٢. وَ(كَانَ) لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ(٤١).

١٣. وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ(٤٢).

---

(٤٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٤١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٤٢) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤،

FMRI

۱۱۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو تین چیزوں سے بچا کر رکھا:

(۱) کبھی کسی کی مذمت نہ کرتے، (۲) کسی میں عیب نہ نکالتے، اور (۳) اور نہ ہی کسی کی کمزوریوں یا خرابیوں کی ٹوہ لگاتے

۱۲۔ آپ ﷺ صرف وہی کلام فرماتے جو باعثِ اَجر و ثواب ہوتا، یعنی جو مبنی بر خیر ہوتا۔

۱۳۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو حاضرین مجلس اِس طرح سر جھکا لیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں (یہ عالمِ ادب تھا)۔

وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

FMRi

١٤. فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا(٤٣).

١٥. لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ(٤٤).

١٦. وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ(٤٥).

١٧. حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيْثُ أَوَّلِهِمْ(٤٦).

---

(٤٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٤٤) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٤٥) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٤٦) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

FMRI

۱۴۔ جب آپ ﷺ کلام مکمل فرما کر خاموش ہو جاتے تو پھر اَہلِ مجلس گفتگو کرتے۔

۱۵۔ اَہلِ مجلس آپ ﷺ کی بارگاہ میں کسی بات پر نزاع (جھگڑا) نہ کرتے تھے۔

۱۶۔ جب کوئی شخص آپ ﷺ کے سامنے بات کر رہا ہوتا تو اُس کے بات ختم کر لینے تک سب خاموش رہتے۔

۱۷۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہر شخص کی بات اتنی ہی توجہ سے سنی جاتی جتنی پہلے شخص کی بات، یعنی آپ ﷺ سب کی گفتگو یکساں توجہ سے سماعت فرماتے۔

١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

FMRi

١٨. وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتَّى يَجُوْزَ فَيَقْطَعُهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ(٤٧).

١٩. كَانَ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ(٤٨).

٢٠. وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ(٤٩).

٢١. كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ(٥٠).

---

(٤٧) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٧، الرقم/ ١٤٣٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(٤٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٤، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٤٩) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٤، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٤٢٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٥٠) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/ ١٣٠٧، الرقم/ ٣٣٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب التثبت في

۱۸۔ آپ ﷺ کبھی کسی کی گفتگو کو نہیں کاٹتے تھے۔ اگر کوئی شخص حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اسے روک دیتے تھے یا مجلس سے تشریف لے جاتے تا کہ وہ خود رک جائے۔

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے۔

۲۰۔ حضور ﷺ کا کلامِ اقدس مختصر مگر جامع الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا۔

۲۱۔ حضور نبی اکرم ﷺ اِس انداز سے گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی شخص (الفاظ) گننا چاہتا تو (بآسانی) گن سکتا تھا۔

الحديث وحكم كتابة العلم، ٤/ ٢٢٩٨، الرقم/ ٢٤٩٣، وأبو داود في السنن، كتاب العلم، باب في سرد الحديث، ٣/ ٣٢٠، الرقم/ ٣٦٥٤.

٢٢. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ(٥١).

٢٣. كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَلَامًا فَصْلًا، يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ(٥٢).

٢٤. كَانَ فِي كَلَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ (٥٣).

٢٥. لَيْسَ بِالْجَافِي (٥٤).

٢٦. وَلَا الْمُهِيْنُ(٥٥).

---

(٥١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من أعاد الحديث ثلاثا ليفهم عنه، ١/ ٤٨، الرقم/ ٩٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في كلام النبي ﷺ، ٥/ ٦٠٠، الرقم/ ٣٦٤٠، وأيضًا في الشمائل المحمدية/ ١٨٤، الرقم/ ٢٢٥.

(٥٢) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب الهدي في الكلام، ٤/ ٢٦١، الرقم/ ٤٨٣٩.

(٥٣) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب الهدي في الكلام، ٤/ ٢٦٠، الرقم/ ٤٨٣٨.

(٥٤) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٥٥) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

۲۲۔ رسول اللہ ﷺ کلام کو تین مرتبہ دُہراتے تاکہ (آپ ﷺ کے) مخاطبین اُسے اچھی طرح سمجھ لیں۔

۲۳۔ رسول اللہ ﷺ کا اندازِ گفتگو ایسا تھا کہ جس میں ہر لفظ الگ الگ ہوتا، جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔

۲۴۔ رسول اللہ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر اور صاف لفظوں میں کلام فرمایا کرتے تھے۔

۲۵۔ آپ ﷺ درشت خو نہ تھے۔

۲۶۔ آپ ﷺ سخت دل اور ظالم نہ تھے۔

۱/ ۲٤۵، الرقم/ ۲۹، وابن حبان في الثقات، ۲/ ۱٤۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/ ۳٤۹، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۷۳.

٢٧. يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ(٥٦).

٢٨. وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ(٥٧).

٢٩. وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ(٥٨).

٣٠. وَيَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوْهُ(٥٩).

---

(٥٦) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٥٧) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٥٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٥٩) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

۲۷۔ (لوگوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کا یہ عالم تھا کہ) جس بات سے باقی لوگ ہنستے، آپ ﷺ بھی اس پر تبسم ریز ہوتے تھے۔

۲۸۔ جس بات پر دوسرے لوگ تعجب کا اِظہار کرتے، آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ متعجب ہوتے۔

۲۹۔ اجنبیوں، پردیسی مسافروں اور آداب سے ناواقف لوگوں کے کلام کرنے اور سوال کرنے میں تلخی اور درشتگی کو بڑی شفقت اور خندہ پیشانی سے برداشت فرماتے، یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود آپ ﷺ کی مجلس تک اجنبیوں کو لے آیا کرتے تھے (تاکہ ان کے ہر قسم کے سوالات سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور ادب کی وجہ سے جو باتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود نہ پوچھ سکتے تھے، وہ بھی معلوم ہو جائیں)۔

۳۰۔ آپ ﷺ تاکیداً فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حاجت مند کو طلبِ حاجت میں دیکھو تو اس کی دادرسی اور حاجت روائی فوراً کیا کرو۔

۱/ ۲۴۵، الرقم/ ۲۹، وابن حبان في الثقات، ۲/ ۱۴۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳/ ۳۴۹، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۷۳.

٣١. وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِيءٍ(٦٠).

٣٢. كَانَ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ(٦١).

٣٣. كَانَ يُصَافِحُ أَصْحَابَهُ إِذَا لَقِيَهُمْ(٦٢).

٣٤. كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ، لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ(٦٣).

---

(٦٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٩١، الرقم/ ٣٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٦١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٣٨، الرقم/ ٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٦٢) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في المعانقة، ٤/ ٣٥٤، الرقم/ ٥٢١٤.

(٦٣) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (٤٥)، ٤/ ٦٥٤، الرقم/ ٢٤٩٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب إكرام الرجل جليسه، ٢/ ١٢٢٤، الرقم/ ٣٧١٦، وابن الجعد في المسند، ١/ ٤٩٤، الرقم/ ٣٤٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١٩٢، الرقم/ ٢٠٥٧٩، وأيضًا

۳۱۔ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی تعریف کرتا تو اسے پسند نہ فرماتے؛ البتہ بطور شکریہ کوئی آپ ﷺ کے لیے تعریف کا کلمہ کہہ دیتا تو آپ ﷺ سکوت فرماتے۔

۳۲۔ آپ ﷺ جس سے بھی ملاقات فرماتے اُسے سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے۔

۳۳۔ آپ ﷺ جب اپنے صحابہ سے ملتے تو اُن سے مصافحہ فرماتے۔

۳۴۔ جب کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آتا تو آپ ﷺ اُس سے مصافحہ فرماتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ ﷺ نہ چھوڑتے۔

في شعب الإيمان، ٦/ ٢٧٣، الرقم/ ٨١٣٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٣٧٨.

٣٥. وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُهُ(٦٤).

٣٦. وَكَانَ يُؤَاخِي بَيْنَ أَصْحَابِهِ(٦٥).

٣٧. كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى قَوْم، قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ السَّلَامَ مَرَّةً أُخْرَى إِذَا لَمْ يَسْمَعِ الْجَوَابَ، وَكَانَ إِذَا لَمْ يُرَدَّ عَلَيْهِ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ، اِنْصَرَفَ(٦٦).

٣٨. كَانَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَقِفْ أَمَامَ الْبَابِ، وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ(٦٧).

---

(٦٤) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (٤٥)، ٤/ ٦٥٤، الرقم/ ٢٤٩٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب إكرام الرجل جليسه، ٢/ ١٢٢٤، الرقم/٣٧١٦، وابن الجعد في المسند، ١/ ٤٩٤، الرقم/ ٣٤٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ١٩٢، الرقم/ ٢٠٥٧٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/ ٢٧٣، الرقم/ ٨١٣٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ٣٧٨-

(٦٥) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب مؤاخاة النبي ﷺ بين أصحابه ﷺ، ٤/ ١٩٦٠، الرقم/ ٢٥٢٨.

(٦٦) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب كم مرة يسلم الرجل في الاستئذان، ٤/ ٣٤٧، الرقم/ ٥١٨٥.

(٦٧) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب كم مرة يسلم الرجل في

۳۵۔ اور جب تک وہ اپنا چہرہ نہ پھیر تا آپ ﷺ اس سے اپنا چہرہ اَنور نہ پھیر تے۔

۳۶۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو آپس میں بھائی بھائی بناتے تھے۔

۳۷۔ آپ ﷺ کہیں تشریف لے جاتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔ جب جواب نہ ملتا تو دوسری بار سلام کرتے، جب تیسری بار سلام کرنے پر بھی جواب نہ ملتا آپ ﷺ واپس تشریف لے جاتے۔

۳۸۔ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے بالکل سامنے کھڑے نہ ہوتے، بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے۔

الاستئذان، ٤/ ٣٤٨، الرقم/ ٥١٨٦.

٣٩. يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا، ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ(٦٨).

٤٠. كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ(٦٩).

٤١. كَانَ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلَ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ(٧٠).

٤٢. كَانَ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا(٧١).

٤٣. لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ(٧٢).

---

(٦٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٣٨، الرقم/ ٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٧.

(٦٩) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٠، ٣٨٠، الرقم/ ٨٥٨٨، ٨٩٣٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في صفة النبي ﷺ، ٥/ ٦٠٤، الرقم/ ٣٦٤٨، وأيضًا في الشمائل المحمدية/ ١١٢، الرقم/ ١٢٤.

(٧٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٣٨، الرقم/ ٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٧.

(٧١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٣٨، الرقم/ ٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٧.

(٧٢) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٤، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

FMRi

۳۹۔ آپ ﷺ سکون اور وقار کے ساتھ تیز تیز چلتے تھے۔

۴۰۔ آپ ﷺ سب سے خوبصورت انداز میں چلنے والے تھے۔

۴۱۔ آپ ﷺ کی نظر زیادہ تر آسمان کی بجائے زمین کی طرف جھکی رہتی تھی۔

۴۲۔ آپ ﷺ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو اُس کی طرف کامل اور یک بارگی توجہ فرماتے تھے۔

۴۳۔ آپ ﷺ کا کوئی وقت فارغ نہ گزرتا۔

١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

٤٤. كَانَ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ، وَإِنْ دَقَّتْ(٧٣).

٤٥. لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا(٧٤).

٤٦. لَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ، لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ(٧٥).

٤٧. إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا(٧٦).

---

(٧٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٧٤) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٧٥) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٧٦) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

FMRi

۴۴۔ آپ ﷺ دوسرے کے احسان کی قدر فرماتے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہوتا۔

۴۵۔ آپ ﷺ اُس کی نیکی میں سے کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔

۴۶۔ دنیا اور اُس سے متعلقہ تمام اُمور آپ کو کبھی ناراض نہ کر سکے۔ لیکن جب حق کا معاملہ پیش آتا تو کوئی چیز بھی آپ کے غصے کو نہ روک سکتی، حتیٰ کہ آپ ﷺ اُس کا انتقام لے لیتے۔

۴۷۔ جب آپ ﷺ کسی چیز کی طرف اشارہ فرماتے تو اپنے پورے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے۔

١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

FMRI

٤٨. وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَّبَهَا(٧٧).

٤٩. وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ(٧٨).

٥٠. وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ(٧٩).

٥١. جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ(٨٠).

---

(٧٧) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٧٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٧٩) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٣.

(٨٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ١٨٥، الرقم/ ٢٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٦، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن حبان في الثقات، ٢/ ١٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

EMRI

۴۸۔ جب آپ ﷺ کسی معاملے میں تعجب کا اظہار فرماتے تو اپنی ہتھیلی کو اُلٹا کر دیتے۔

۴۹۔ جب آپ ﷺ غصہ میں ہوتے تو اپنا چہرہ انور پھیر لیتے اور احتراز فرماتے تھے۔

۵۰۔ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو اپنی نظر مبارک جھکا لیتے۔

۵۱۔ آپ ﷺ کا زیادہ سے زیادہ ہنسا صرف مسکراہٹ تک محدود تھا۔

FMRi

٥٢. فَكَانَ إِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُوْلَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْءٌ لِلّٰهِ، وَجُزْءٌ لِأَهْلِهِ، وَجُزْءٌ لِنَفْسِهِ(٨١).

٥٣. كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا مِمَّا يَعْنِيهِمْ(٨٢).

٥٤. وَكَانَ يُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُفَرِّقُهُمْ(٨٣).

٥٥. فَكَانَ يُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ، وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ(٨٤).

---

(٨١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٧، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٨، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٨٢) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٧، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٨٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٧، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٨٤) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٧-٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠،

۵۲۔ جب آپ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لاتے تو گھر میں قیام کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے: ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کرتے، دوسرا حصہ اپنے اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی کے لیے اور تیسرا حصہ اپنی ذات مبارکہ کے لیے مختص فرماتے۔

۵۳۔ آپ ﷺ اپنی زبان مبارک کو تعلیم و تربیت کے لیے کی گئی گفتگو کے علاوہ غیر ضروری باتوں سے روک کر رکھتے۔

۵۴۔ آپ ﷺ لوگوں سے باہم اُلفت و محبت پیدا فرماتے، اُنہیں متنفر نہ کرتے تھے۔

۵۵۔ آپ ﷺ ہر قوم کے معزز آدمی کو عزت سے نوازتے اور اُسے اُن کا سربراہ بناتے تھے۔

والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

FMRi

٥٦. وَكَانَ يُحَذِّرُ النَّاسَ، وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ(٨٥).

٥٧. كَانَ يَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ، وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ(٨٦).

٥٨. وَكَانَ يُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ، وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّنُهُ(٨٧).

٥٩. كَانَ مُعْتَدِلَ الْأَمْرِ، غَيْرَ مُخْتَلِفٍ(٨٨).

---

(٨٥) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٨٦) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٨٧) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٨٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في

۵۶۔ آپ ﷺ لوگوں کو دوسروں کو تکلیف نہ دینے کی تلقین فرماتے، آپ ﷺ خود بھی اس سے محتاط رہتے، لیکن اس کے باوجود آپ کسی سے اپنی خندہ روئی اور خوش خلقی میں کمی نہ آنے دیتے۔

۵۷۔ اپنے اصحاب کی غیر موجودگی پر اُن کی خبر گیری فرماتے۔ لوگوں کے آپس کے معاملات کی تحقیق فرماتے۔

۵۸۔ اچھی بات کی تحسین فرما کر اُسے تقویت دیتے، بری بات کی برائی بیان کر کے اُسے روک دیتے۔

۵۹۔ آپ ﷺ ہر معاملہ میں میانہ روی اختیار فرمانے والے تھے، متلون مزاج نہ تھے۔

المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

FMRi

٦٠. كَانَ لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلوا، ويَمِيْلُوا(٨٩).

٦١. كَانَ لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ(٩٠).

٦٢. كَانَ لَا يَقْصُرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ إِلَى غَيْرِهِ(٩١).

٦٣. اَلَّذِينَ يَلُوْنَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ(٩٢).

---

(٨٩) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٨٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٢) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال،

FMRI

۶۰۔ آپ ﷺ کبھی بھی لوگوں کی تربیت اور اصلاح میں غفلت نہ فرماتے، مبادہ وہ دین سے غافل ہو جائیں اور باطل کی طرف مائل ہو جائیں۔

۶۱۔ ہر کام کے لیے آپ ﷺ کے پاس خاص انتظام موجود تھا۔

۶۲۔ آپ ﷺ امر حق میں نہ کبھی کوتاہی فرماتے تھے اور نہ ہی حد سے تجاوز فرماتے تھے۔

۶۳۔ جنہیں آپ ﷺ کا قرب حاصل ہوتا وہ سب سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔

FMRi

١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

٦٤. أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ، أَعَمُّهُمْ نَصِيْحَةً(٩٣).

٦٥. وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً ومُؤَازَرَةٌ(٩٤).

٦٦. وَكَانَ لَا يَجْلِسُ وَلَا يَقُوْمُ إِلاَّ عَلَى ذِكْرٍ(٩٥).

٦٧. وَكَانَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْقَوْمِ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ، وَكَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ(٩٦).

---

(٩٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٤) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٧، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٥) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٦) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في

۶۴۔ آپ ﷺ کے نزدیک لوگوں میں سب سے افضل وہی تھا، جو سب سے بڑھ کر دوسروں کا خیر خواہ تھا۔

۶۵۔ آپ ﷺ کے نزدیک لوگوں میں بلند رُتبہ وہی تھا جو مخلوق کی غم گساری اور اعانت میں بہترین عمل کا حامل تھا۔

۶۶۔ آپ ﷺ کی نشست و برخاست اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی۔

۶۷۔ جب آپ ﷺ کسی مجلس میں آخر میں پہنچتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرماتے تھے۔

المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

٦٨. وَيُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيْبِهِ، لَا يَحْسِبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ(٩٧).

٦٩. وَكَانَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَنْصَرِفَ صَاحِبُهُ(٩٨).

٧٠. وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا، أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ(٩٩).

٧١. صَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً(١٠٠).

---

(٩٧) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٨) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٤.

(٩٩) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(١٠٠) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في

۶۸۔ آپ ﷺ حاضرین مجلس میں سے ہر ایک کو یکساں اور کامل توجہ دیتے، آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والا ہر شخص یہ محسوس کرتا کہ وہ آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ تکریم کا حامل ہے۔

۶۹۔ آپ ﷺ کسی سے توجہ نہ ہٹاتے حتیٰ کہ مجلس میں بیٹھنے والا شخص خود ہی اپنی توجہ دوسری طرف کرلیتا (یا رخصت ہو جاتا)۔

۷۰۔ آپ ﷺ سے جو کوئی بھی حاجت روائی کا سوال کرتا آپ ﷺ اُس کی حاجت پوری فرماتے، یا (عدم دستیابی کی صورت میں) نرمی سے معذرت فرما لیتے۔

۷۱۔ تمام مخلوق حقوق میں آپ کے نزدیک برابر تھی۔

المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

٧٢. مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ(١٠١).

٧٣. كَانَ أَعَفَّ النَّاسِ(١٠٢).

٧٤. كَانَ أَكْرَمَ النَّاسِ(١٠٣).

٧٥. كَانَ أَحْلَمَ النَّاسِ(١٠٤).

٧٦. كَانَ أَصْبَرَ النَّاسِ(١٠٥).

---

(١٠١) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ ٢٧٨، الرقم/ ٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ١٥٨، الرقم/ ٤١٤، وأيضًا في الأحاديث الطوال، ١/ ٢٤٥، الرقم/ ٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٥٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٥٦، الرقم/ ١٤٣٠، وأيضا في دلائل النبوة، ١/ ٢٩٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٥.

(١٠٢) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/ ١٢٨٢، الرقم/ ٣٢٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ٣/ ١٤١٧، الرقم/ ١٧٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٥٣، الرقم/ ٤٣٣١.

(١٠٣) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الرفق في الأمر كله، ٥/ ٢٢٤٢، الرقم/ ٥٦٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ٤/ ١٧٠٦، الرقم/ ٢١٦٥.

(١٠٤) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الرفق في الأمر كله، ٥/ ٢٢٤٢، الرقم/ ٥٦٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ٤/ ١٧٠٦، الرقم/ ٢١٦٥.

(١٠٥) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب أشد الناس بلاء الأنبياء

۷۲۔ آپ ﷺ کی مجلس حلم، حیا، صبر اور امانت داری کا مرقع ہوتی تھی۔

۷۳۔ آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر عفت والے تھے۔

۷۴۔ آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ عزت و تکریم والے تھے۔

۷۵۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ حلیم الطبع تھے۔

۷۶۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔

ثم الأمثل فالأمثل، ٥/ ٢١٣٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الصبر على البلاء، ٤/ ٦٠١، الرقم/ ٢٣٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ٢/ ١٣٣٤، الرقم/ ٤٠٢٣-٤٠٢٤.

٧٧. كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ(١٠٦).

٧٨. كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ(١٠٧).

٧٩. كَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ(١٠٨).

٨٠. كَانَ يُوْصِي بِأَهْلِ الْعِلْمِ(١٠٩).

٨١. كَانَ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا اخْتَلَفُوْا(١١٠).

٨٢. وَكَانَ يَدْعُوْ لِأَصْحَابِهِ بِالْبَرَكَةِ(١١١).

---

(١٠٦) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/ ٢٢٤٤، الرقم/ ٥٦٨٦، والترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخروج عند الفزع، ٤/ ١٩٩، الرقم/ ١٦٨٧.

(١٠٧) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/ ٢٢٤٤، الرقم/ ٥٦٨٦، والترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخروج عند الفزع، ٤/ ١٩٩، الرقم/ ١٦٨٧.

(١٠٨) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/ ٢٢٤٤، الرقم/ ٥٦٨٦، والترمذي في السنن، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخروج عند الفزع، ٤/ ١٩٩، الرقم/ ١٦٨٧.

(١٠٩) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الاستيصاء بمن يطلب العلم، ٥/ ٥٠، الرقم/ ٢٦٨٥.

(١١٠) أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب ما يجوز من التسبيح والحمد في الصلاة للرجال، ١/ ٤٠٢، الرقم/ ١١٤٣.

(١١١) أخرجه ابن حيان الأصبهاني في أخلاق النبي وآدابه، ٣/ ٤٨٣، ٤٨٥،

۷۷۔ حضور نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین تھے۔

۷۸۔ آپ ﷺ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔

۷۹۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ بہادر تھے۔

۸۰۔ آپ ﷺ اہل علم کی عزت و تکریم کی نصیحت فرماتے۔

۸۱۔ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان اختلاف کے وقت صلح کروانے والے تھے۔

۸۲۔ آپ ﷺ اپنے اصحاب کے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے۔

الرقم/ ۷۵۰، ۷۵۱.

FMRi

٨٣. وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ خَوْفًا عَلَى أُمَّتِهِ(١١٢).

٨٤. مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ(١١٣).

٨٥. كَانَ يُحِبُّ التَّوَاضُعَ(١١٤).

٨٦. وَكَانَ يَذُمُّ الْفَخْرَ وَالْعُجْبَ، وَكَانَ يُحَذِّرُ مِنْ عَاقِبَةِ الْبَغْيِ(١١٥).

٨٧. كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الأَرْضِ، وَيَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ(١١٦).

---

(١١٢) ذكره مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، ١/ ١٩١، الرقم/ ٢٠٢.

(١١٣) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب قول النبي ﷺ: يسروا ولا تعسروا وكان يحب التخفف واليسر على الناس، ٥/ ٢٢٦٩، الرقم/ ٥٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح أسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته، ٤/ ١٨١٣، الرقم/ ٢٣٢٧.

(١١٤) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤/ ٢١٩٨، الرقم/ ٢٨٦٥.

(١١٥) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤/ ٢١٩٨، الرقم/ ٢٨٦٥.

(١١٦) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٦٧، الرقم/ ١٢٤٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٢٩٠، الرقم/ ٨١٩٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٠.

۸۳۔ آپ ﷺ اپنی اُمت کے بارے میں سب سے بڑھ کر فکر مند رہتے تھے۔

۸۴۔ آپ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا، جب کہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے۔

۸۵۔ آپ ﷺ تواضع کو پسند فرماتے تھے۔

۸۶۔ آپ ﷺ فخر اور خود پسندی کی مذمت فرماتے تھے اور ایک دوسرے پر زیادتی کے انجام سے ڈراتے تھے۔

۸۷۔ حضور نبی اکرم ﷺ (تواضعاً) زمین پر تشریف فرما ہوتے اور زمین پر کھانا تناول فرماتے تھے۔

FMRi

٨٨. مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا(١١٧).

٨٩. كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا(١١٨).

٩٠. فَإِذَا رَآى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ(١١٩).

٩١. وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ(١٢٠).

---

(١١٧) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح أسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته، ٤/ ١٨١٤، الرقم/ ٢٣٢٨.

(١١٨) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/ ١٣٠٦، الرقم/ ٣٣٦٩، أيضًا في كتاب الأدب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، ٥/ ٢٢٦٣، الرقم/ ٥٧٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كثرة حيائه ﷺ، ٤/ ١٨٠٩، الرقم/ ٢٣٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٧١، ٩١، الرقم/ ١١٧٠١، ١١٨٨٠.

(١١٩) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/ ١٣٠٦، الرقم/ ٣٣٦٩، وأيضًا في كتاب الأدب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، ٥/ ٢٢٦٣، الرقم/ ٥٧٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كثرة حيائه ﷺ، ٤/ ١٨٠٩، الرقم/ ٢٣٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٧١، ٩١، الرقم/ ١١٧٠١، ١١٨٨٠.

(١٢٠) أخرجه البخاري في الصحيح، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/ ٦، الرقم/ ٥، وأيضًا كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ٣/ ١١٧٧،

FMRi

۸۸۔ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، کسی عورت کو نہ کسی خادم کو۔

۸۹۔ حضور نبی اکرم ﷺ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

۹۰۔ جب آپ ﷺ کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو ہم آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کا اندازہ آپ ﷺ کے چہرۂ انور (کے تاثرات) سے لگالیا کرتے تھے۔

۹۱۔ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی۔ وہ رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ رسول اللہ ﷺ بھلائی کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

الرقم/ ٣٠٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير من الريح المرسلة، ٤/ ١٨٠٣، الرقم/ ٢٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٨٨، الرقم/ ٢٦١٦.

٩٢. كَانَ يَعُوْدُ الْمَرْضَى(١٢١).

٩٣. كَانَ يَذْهَبُ إِلَى الْمَرِيْضِ مَاشِيًا(١٢٢).

٩٤. كَانَ لَا يَعُودُ مَرِيْضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ(١٢٣).

٩٥. كَانَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ(١٢٤).

٩٦. كَانَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ عَلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ(١٢٥).

٩٧. كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا(١٢٦).

---

(١٢١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب: (٣٥)، ٤/ ٤١٢، الرقم/ ٢٠٨٨.

(١٢٢) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ١/ ٤٦٢، الرقم/ ١٤٣٦.

(١٢٣) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض، ١/ ٤٦٢، الرقم/ ١٤٣٧.

(١٢٤) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب آخر، ٣/ ٣٣٧، الرقم/ ١٠١٧.

(١٢٥) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٦٧، الرقم/ ١٢٤٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٢٩٠، الرقم/ ٨١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٢٠.

(١٢٦) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب المكافأة في الهبة، ٢/ ٩١٣، الرقم/ ٢٤٤٥.

۹۲۔ آپ ﷺ مریضوں کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

۹۳۔ آپ ﷺ مریض کی عیادت کے لیے پیدل تشریف لے جاتے۔

۹۴۔ آپ ﷺ تین دن کے بعد مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔

۹۵۔ آپ ﷺ غلام کی بھی دعوت قبول فرما لیتے۔

۹۶۔ حضور نبی اکرم ﷺ جو کی روٹی پر بھی غلاموں کی دعوت قبول فرماتے۔

۹۷۔ رسول اللہ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

FMRi

٩٨. كَانَ يَعْطِفُ عَلَى الْأَمَةِ وَيَمْشِي مَعَهَا(١٢٧).

٩٩. كَانَ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالصِّغَارِ، وَكَانَ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ عَلَى خَدِّ الصَّبِيِّ، وَكَانَ يَعْطِفُ عَلَى الصِّغَارِ إِذَا صَادَفَهُمْ بِالطَّرِيْقِ(١٢٨).

١٠٠. كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ، وَكَانَ يُلْقِي السَّلَامَ عَلَى النِّسَاءِ(١٢٩).

١٠١. كَانَ يُمَازِحُ الصَّبِيَّ(١٣٠).

---

(١٢٧) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/ ٢٢٥٥، الرقم/ ٥٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٩٨، الرقم/ ١١٩٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/ ٢٠٢، والنووي في رياض الصالحين/ ١٧١، الرقم/ ١٧١.

(١٢٨) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب قول النبي ﷺ: إنا بك لمحزونون، ١/ ٤٣٩، الرقم/ ١٢٤١، ومسلم في الصحيح،كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/ ١٨٠٨، الرقم/ ٢٣١٦، وأيضًا في كتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/ ١٨١٤، الرقم/ ٢٣٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١١٢، الرقم/ ١٢١٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٠٥، ٢٠٦، الرقم/ ٤١٩٥، ٤١٩٧.

(١٢٩) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب التسليم على الصبيان، ٥/ ٢٣٠٦، الرقم/ ٥٨٩٣، أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٦٩، ٣٦٣، الرقم/ ١٢٧٤٧، ١٩٢٣٤، وأيضًا في ٤/ ٣٥٧، الرقم/ ١٩١٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في السلام على الصبيان، ٤/ ٣٥٢، الرقم/ ٥٢٠٢، والترمذي في السنن،كتاب الاستئذان، باب ما جاء في التسليم على الصبيان، ٥/ ٥٧.

(١٣٠) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكنية للصبي قبل أن يولد

۹۸۔ آپ ﷺ خادمہ پر شفقت فرماتے اور اُس کی حاجت روائی کے لیے اُس کے ساتھ چلے جاتے۔

۹۹۔ آپ ﷺ بچوں پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے تھے، آپ ﷺ بچوں کے رخسار پر از راہ شفقت ہاتھ مبارک پھیرتے، جب راستے میں آپ ﷺ کا گزر چھوٹے بچوں پر سے ہوتا تو آپ ﷺ اُن پر شفقت فرماتے۔

۱۰۰۔ آپ ﷺ بچوں کو اور عورتوں کے پاس سے گزرتے تو اُنہیں سلام کرتے۔

۱۰۱۔ آپ ﷺ بچوں سے مزاح بھی فرماتے تھے۔

للرجل، ٥/ ٢٢٩١، الرقم/ ٥٨٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/ ١٦٩٢، الرقم/ ٢١٥٠.

FMRi

١٠٢. كَانَ يُعَاوِنُ أَهْلَهُ فِي الْبَيْتِ(١٣١).

١٠٣. كَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ إِذَا جَلَسُوا بِجِوَارِ الطَّرِيْقِ أَنْ يَغُضُّوْا الْبَصَرَ، وَكَانَ يَأْمُرُهُمْ بِرَدِّ السَّلَامِ، وَكَانَ يَأْمُرُهُمْ بِحُسْنِ الكَلَامِ(١٣٢).

١٠٤. وَكَانَ يَأْمُرُهُمْ إِذَا جَلَسُوْا فِي الطَّرِيْقِ أَنْ يُعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ، وَكَان يَأْمُرُهُمْ كَذَلِكَ بِهِدَايَةِ السَّبِيْلِ(١٣٣).

١٠٥. كَانَ إِذَا عَطَسَ خَفَضَ صَوْتَهُ، وَكَانَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيْهِ، وَكَانَ أَحْيَانًا يَضَعُ ثَوْبَهُ عَلَى فِيْهِ إِذَا عَطَسَ(١٣٤).

---

(١٣١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكنية للصبي قبل أن يولد للرجل، ٥/ ٢٢٩١، الرقم/ ٥٨٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/ ١٦٩٢، الرقم/ ٢١٥٠.

(١٣٢) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب قول الله تعالى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتًا غَيۡرَ بُيُوتِكُمۡ حَتَّىٰ تَسۡتَأۡنِسُواْ . . . ﴾، ٥/ ٢٣٠٠، الرقم/ ٥٨٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن الجلوس في الطرقات وإعطاء الطريق حقه، ٣/ ١٦٧٥، الرقم/ ٢١٢١.

(١٣٣) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الاستئذان، باب ما جاء في الجالس على الطريق، ٥/ ٧٤، الرقم/ ٢٧٢٦.

(١٣٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٩، الرقم/ ٩٦٦٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في العطاس، ٤/ ٣٠٧، الرقم/ ٥٠٢٩، والترمذي في

FMRi

۱۰۲۔ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کی اُن کے کاموں میں معاونت فرماتے تھے۔

۱۰۳۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو حکم فرماتے کہ جب وہ راستوں میں بیٹھیں تو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، آپ ﷺ اُنہیں سلام کا جواب دینے اور اچھا کلام کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۴۔ اسی طرح آپ ﷺ نے اُنہیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم راستے میں بیٹھو تو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ بتاؤ۔

۱۰۵۔ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو آواز کو (نہایت) پست رکھتے، جب آپ ﷺ کو چھینک آتی تو آپ اپنا دستِ اقدس یا بعض اوقات اپنا کپڑا منہ مبارک پر رکھ لیتے تھے۔

السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في خفض الصوت وتخمير الوجه عند العطاس، ٥/ ٨٦، الرقم/ ٢٧٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٢٥، الرقم/ ٧٧٩٦، وأبو يعلى فى المسند، ١٢/ ١٧، الرقم/ ٦٦٦٣.

١٠٦. كَانَ يُوْصِي بِالْجَارِ وَيَأْمُرُ بِالإِحْسَانِ إِلَيْهِ(١٣٥).

١٠٧. كَانَ يَنْهَى عَنْ إِيْذَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ تَعَيُّرِهِمْ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ تَتَبُّعِ عَوْرَاتِهِمْ(١٣٦).

١٠٨. كَانَ يَحُثُّ عَلَى بِرِّ الْوَالِدَيْنِ(١٣٧).

١٠٩. كَانَ يَحُضُّ عَلَى كَفَالَةِ الْيَتِيْمِ(١٣٨).

---

(١٣٥) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب الوصية بالجار والإحسان إليه، ٤/ ٢٠٢٥، الرقم/ ٢٦٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٥٩، الرقم/ ٧٥١٤.

(١٣٦) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٦٨، الرقم/ ١٧٥٧٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في شفقة المسلم على المسلم، ٤/ ٣٢٥، الرقم/ ١٩٢٧.

(١٣٧) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب البر والصلة، ٥/ ٢٢٢٧، الرقم/ ٥٦٢٥، وأيضًا في كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، ١/ ١٩٧، الرقم/ ٥٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/ ٨٩، الرقم/ ٨٥.

(١٣٨) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطلاق، باب اللّعان، ٥/ ٢٠٣٢، الرقم/ ٤٩٩٨، وأيضا في كتاب الأدب، باب فضل من يعول يتيمًا، ٥/ ٢٢٣٧، الرقم/ ٥٦٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٣٣، الرقم/ ٢٢٨٧١، وأبو داود في السنن، كتاب النوم، باب في من ضم اليتيم، ٤/ ٣٣٨، الرقم/ ٥١٥٠.

FMRi

۱۰۶۔ آپ ﷺ ہمسائے کے حقوق کی ادائیگی کی نصیحت فرماتے اور اُس کے ساتھ احسان کرنے کا حکم فرماتے۔

۱۰۷۔ آپ ﷺ مسلمانوں کو اذیت دینے، اُنہیں عار دلانے اور ان کی عزت کے درپے ہونے سے منع فرماتے تھے۔

۱۰۸۔ آپ ﷺ والدین سے حسنِ سلوک کرنے کی ترغیب فرماتے تھے۔

۱۰۹۔ آپ ﷺ یتیم کی کفالت کرنے کی ترغیب فرماتے۔

FMRi

١١٠. كَانَ يَدْعُو إِلَى إِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ(١٣٩).

١١١. كَانَ يَنْهَى عَنِ احْتِكَارِ الطَّعَامِ(١٤٠).

١١٢. كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ(١٤١).

FMRi

---

(١٣٩) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها وفضيلة الحياء وكونه من الإيمان، ١/ ٦٣، الرقم/ ٣٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٧٩، الرقم/ ٨٩١٣.

(١٤٠) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٣، الرقم/ ٤٨٨٠، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب الحكرة والجلب، ٢/ ٧٢٩، الرقم/ ٢١٥٥.

(١٤١) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٢٧٠، الرقم/ ٦٣٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٧٥، الرقم/ ١٤٧٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/ ٤٢٤، الرقم/ ١٦٠١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٦٣٣، الرقم/ ٢٥٥٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ١٢٠.

۱۱۰۔ آپ ﷺ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی ترغیب فرماتے۔

۱۱۱۔ آپ ﷺ کھانا ذخیرہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

۱۱۲۔ حضور نبی اکرم ﷺ کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہ فرماتے تھے۔

FMRi

FMRi

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

FMRi

FMRi

١ - القرآن الحكيم.
٢ - أحمد بن حنبل، أبو عبد الله الشيباني (١٦٤-٢٤١هـ/ ٧٨٠-٨٥٥م). المسند. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامي للطباعة والنشر، ١٤٠٨هـ.
٣ - إسماعيل الحقي، البروسوي أو أسكوداري (١٠٦٣-١١٣٧هـ/ ١٦٥٢-١٧٢٤م). تفسير روح البيان. كوئته، الباكستان: المكتبة الإسلامية، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م.
٤ - البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٧٠م). الأدب المفرد. بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤٠٩هـ/ ١٩٨٩م.
٥ - البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٧٠م). الصحيح. بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ هـ/ ١٩٨١م.

FMRi

٦ - البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٤-٢٥٦هـ/ ٨١٠-٨٧٠م). خلق أفعال العباد. الرياض، المملكة العربية السعودية: دار المعارف السعودية، ١٣٩٨هـ/ ١٩٧٨م.

٧ - البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البصري (٢١٥-٢٩٢هـ/ ٨٣٠- ٩٠٥م). المسند (البحر الزخار). بيروت، لبنان: مؤسسة علوم القرآن، ١٤٠٩هـ.

٨ - البيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ/ ٩٩٤-١٠٦٦م). دلائل النبوة. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م.

٩ - البيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ/ ٩٩٤-١٠٦٦م). السنن الكبرى. المكة المكرمة، المملكة العربية السعودية: مكتبة دار الباز، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤م.

١٠ - البيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (٣٨٤-٤٥٨هـ/ ٩٩٤-١٠٦٦م). شعب الإيمان. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م.

١١ - الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك (٢٠٩-٢٧٩هـ/ ٨٢٥-٨٩٢م). السنن. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.

١٢ - الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك (٢١٠-٢٧٩هـ/ ٨٢٥-٨٩٢م). الشمائل المحمدية والخصائص المصطفوية. بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤١٢هـ.

١٣ - ابن الجعد، أبو الحسن علي بن عبيد الهاشمي (١٣٣-٢٣٠هـ/ ٧٥٠- ٨٤٥م). المسند. بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م.

١٤ - الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥هـ/ ٩٣٣-١٠١٤م). المستدرك على الصحيحين. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ/ ١٩٩٠م.

١٥ - ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان التميمي البستي (٢٧٠- ٣٥٤هـ/ ٨٨٤-٩٦٥م). الثقات. بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٥هـ.

FMRi

١٦ - ابن حبان، أبو حاتم محمد بن أحمد بن حبان التميمي البستي (٢٧٠-٣٥٤هـ/ ٨٨٤-٩٦٥م). الصحيح. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٣م.

١٧ - ابن حيان، أبو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر الأصبهاني (٢٧٤-٣٦٩هـ). أخلاق النبي ﷺ وآدابه. دار المسلم للنشر والتوزيع، ١٩٩٨م.

١٨ - الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/ ٧٩٧-٨٦٩م). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧هـ.

١٩ - أبو داود، سليمان بن أشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد الأزدي السبحستاني (٢٠٢- ٢٧٥هـ/ ٨١٧-٨٨٩م). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤هـ/ ١٩٩٤م

٢٠ - الديلمي، أبو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الهمذاني (٤٤٥-٥٠٩هـ/ ١٠٥٣-١١١٥م). مسند الفردوس. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م.

٢١ - ابن سعد، أبو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/ ٧٨٤-٨٤٥م). الطبقات الكبرى. بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/ ١٩٧٨م.

٢٢ - السلمي، أبو عبد الرحمن محمد بن حسين بن محمد الأزدي النيسابوري (٣٢٥-٤١٢هـ/ ٩٣٦-١٠٢١م). آداب الصحبة وحسن العشيرة. طنطا، مصر: دار الصحابة للتراث، ١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م.

٢٣ - السمعاني، أبو سعيد عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي (ت: ٥٦٢هـ). أدب الإملاء والاستملاء. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠١هـ/ ١٩٨١م.

٢٤ - السهروردي، شهاب الدين أبي حفص عمر بن محمد الشافعي (٥٣٩-٦٣٢هـ). عوارف المعارف. القاهرة، مصر: دار المقطم للنشر والتوزيع، ٢٠٠٩م.

٢٥ - الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠م). الأحاديث الطوال. موصل، العراق: مكتبة الزهراء، ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٣م.

FMRJ

٢٦ - الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠م). المعجم الأوسط. القاهرة، مصر: دار الحرمين، ١٤١٥هـ.

٢٧ - الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/ ٨٧٣-٩٧٠م). المعجم الكبير. موصل، العراق: مكتبة العلوم والحكم، ١٤٠٣هـ/ ١٩٨٣م.

٢٨ - الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامه بن سلمة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي (٢٢٩-٣٢١هـ/ ٨٥٣-٩٣٣م). شرح مشكل الآثار. بيروت، لبنان: دار صادر، ١٤١٥هـ/ ١٤٩٤م.

٢٩ - الطيالسي، أبو داود سليمان بن داود الجارود (١٣٣-٢٠٤هـ/ ٧٥١-٨١٩م). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفة.

٣٠ - ابن أبي عاصم، أبو بكر عمرو الضحاك الشيباني (٢٠٦-٢٨٧هـ/ ٨٢٢- ٩٠٠م). الآحاد والمثاني. الرياض، المملكة العربية السعودية: دار الراية، ١٤١١هـ/ ١٩٩١م.

٣١ - ابن العربي، محمد بن علي بن محمد بن عربي الحاتمي الطائي الأندلسي (٥٥٨ هـ- ١١٦٤م/ ٦٣٨هـ-١٢٤٠م). تلقيح

الأذهان ومفتاح معرفة الإنسان (المخطوط). دبي، الإمارات العربية المتحدة: مركز جمعة الماجد للثقافة والتراث، شارع صلاح الدين.

٣٢ - ابن عساكر، أبو قاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين الدمشقي الشافعي (٤٩٩-٥٧١هـ/ ١١٠٥-١١٧٦م). تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر. بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٩٩٥م.

٣٣ - الغزالي، أبو حامد محمد (ت: ٥٠٥هـ). إحياء علوم الدين. مصر: المطبعة العثمانية، ١٣٥٢هـ/ ١٩٣٣م.

٣٤ - الفسوي، أبو يوسف يعقوب بن سفيان (م ٢٧٧هـ). المعرفة والتاريخ. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٩هـ/ ١٩٩٩م.

٣٥ - القشيري، أبو القاسم عبد الكريم بن هوازن النيشابوري (٣٧٦-٤٦٥هـ/ ٩٨٦-١٠٧٣م). الرسالة القشيرية. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٦هـ/ ٢٠٠٥م.

٣٦ - ابن ماجه، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (٢٠٧-٢٧٥هـ/ ٨٢٤-٨٨٧م). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر.

٣٧ - مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد القشيري النيشابوري (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-٨٧٥م). الصحيح. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.

٣٨ - المقدسي، أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد بن أحمد الحنبلي (٥٦٩-٦٤٣هـ/ ١١٧٣- ١٢٤٥م). الأحاديث المختارة. المكة المكرمة، المملكة العربية السعودية: مكتبة النهضة الحديثة، ١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م.

٣٩ - أبو نعيم، أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (٣٣٦- ٤٣٠هـ/ ٩٤٨-١٠٣٨م). حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م.

٤٠ - النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي (٢١٥-٣٠٣هـ/ ٨٣٠-٩١٥م). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٦هـ/ ١٩٩٥م+حلب، شام: مكتب المطبوعات الاسلامية، ١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م.

٤١ - النووي، أبو زكريا، يحيى بن شرف بن المري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن الحزام (٦٣١-٦٧٧هـ/ ١٢٣٣-

FMRi

١٢٧٨م). رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ. بيروت، لبنان: دار الخير، ١٤١٢هـ/ ١٩٩١م.

٤٢ - أبو يعلى، أحمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال الموصلي التميمي (٢١٠- ٣٠٧هـ/ ٨٢٥-٩١٩م). المسند. دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م.

٤٣ - الهيثمي، نور الدين أبو الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان (٧٣٥-٨٠٧هـ/ ١٣٣٥- ١٤٠٥م). مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. القاهرة، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م.

٤٤ - الهيثمي، نور الدين أبو الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان (٧٣٥-٨٠٧هـ/ ١٣٣٥- ١٤٠٥م). موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان. بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافة العربية، ١٤١١هـ/ ١٩٩٠م.

FMRi

FMRi

FMRi

FMRi